کے روک کیلئے ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا گیا ہے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا یعنی عورت کو طلاق نہ دینا اور تکلیف دینے کیلئے لٹکائے رکھنا ناجائز ہے۔

حق وراثت اس حق وراثت میں اسلام نے عورتوں کا بہت کچھ لحاظ رکھا ہے اور پرزور الفاظ میں تاکید فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ۔ والدین اور اقربا جو جائداد چھوڑیں اس میں عورتوں کا بھی حق ہے اسلام کا تو یہ حکم ہے مگر انگریزی قوانین تو لڑکی کو وراثت کا ذرا بھی حق نہیں دیتے اوپر کی سطور سے یہ معلوم ہوگیا ہوگا کہ ان کا یہ اعتراض کہاں تک صحیح ہے اور اس کی کیا کچھ حقیقت ہے۔ ناظرین اس مختصر سے مضمون سے یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اگر ہم یہ دعوی کریں تو بالکل صحیح ہو سکتا ہے کہ دنیا میں اسلام ہی صرف وہ مذہب ہے جس نے عورتوں کے حقوق کی نگہداشت کی اور ان کو بلند مرتبہ عطا کیا۔ اس کے علاوہ اور تمام ادیان اس سے یکسر خالی ہیں۔ فقط

اچھوتوں کیلئے پیغام عمل

(از جناب بشیر احمد صاحب طالب علم مدرسہ اشرف المدارس حیدرآباد دکن)

صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو درس مساوات دیتا ہے۔ اسلام میں چھوٹے بڑے امیر غریب سب برابر ہیں بادشاہ سے لیکر فقیر تک کو وہی درجہ حاصل ہے۔ اسلام کی بے شمار خوبیوں کو دیکھکر آج تمام اقوام عالم مسلمان ہونے کو تیار ہیں۔ ڈاکٹر خالد شیلڈرک نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں اسلام کے بے مثل نظام عبادت کو یوں بیان کیا کہ

اسلام کی اخوت کا نظارہ روز بروز تمام نوع انسان کو متاثر کر رہا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ درمیان میں خانہ کعبہ ہے اور اس کے ارد گرد بے شمار مسلمان گھروں، مسجدوں، کھیتوں اور جہازوں میں صفیں باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ شمال والے جنوب کی طرف منہ کرتے ہیں جنوب والے شمال کی طرف، مشرق والے مغرب کی طرف اور مغرب والے مشرق کی طرف اس طرح دن میں پانچ مرتبہ خانہ کعبہ کے گرد تمام کرہ زمین کے نمازیوں کے بے شمار چھوٹے بڑے دائرے بن جاتے ہیں۔ یہ تمام دائرے ہم مرکز ہوتے ہیں اور تمام کرہ زمین پر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ دیکھو کروڑوں انسانوں کی عبادت کا یہ نظام کس قدر روح پرور ہے۔ کیا دنیا کا کوئی نظام اس تنظیم کا مقابلہ کر سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ اگر ایک طرف جنوبی افریقہ کا جنرل اسمٹس اسلام کو خراج تحسین ادا کر رہا ہے تو دوسری طرف مسٹر برنارڈ شا جیسا بلیغ النظر مصنف یہ پیشین گوئی کر رہا ہے کہ ایک صدی میں یا اس کے قریب تمام یوروپین اقوام مسلمان ہو جائینگی۔

اسی تقریر میں انھوں نے دوسری جگہ کہا ہے کہ "دنیا کی عام شکایت ہے کہ ہر مذہب کی روحانیت زائل ہو رہی ہے لیکن خدا کا شکر ہے اسلام کی روحانیت زندہ ہے اسلام کی اخوت زندہ ہے وہ ہر روز نئے سے نئے دلوں کو

فتح کر رہی ہے مسلمانوں کو فخر ہے کہ اسلام کے تمام فرزند امیر ہوں یا غریب ایک ہی عبادت میں شامل اور شریک ہیں ان کی عالمگیر زبان ایک ہے جس سے وہ ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں اور آپس میں جڑے رہتے ہیں۔ ایک خدا اور ایک انسانیت اسلام کا نصب العین ہے اسلام کی نماز مساوات، محبت تنظیم اور جمہوریت کا موثر ترین مظاہرہ ہے اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نظام پر ایک مرتبہ سوچ سمجھ کر عمل کر لیا گیا تو دیکھو دنیا کی تمام موجودہ مایوسیاں ختم ہو جائیں گی۔ آؤ اولوالعزمی کے ساتھ اسلام کے پیغام کو خوش آمدید کہیں۔ آؤ آپس میں ہاتھ ملائیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی میں انسانیت کو زندہ اور متحد کر دیں (رہبر عالم) سر ولیم میور۔ جو عیسائیوں کا ایک بہت بڑا مورخ ہے اور اسلام کی مخالفت میں مشہور ہے اپنی کتاب لائف آف محمد میں لکھتا ہے کہ " مذہب اسلام نے تخیلات فاسدہ اور توہمات کا قلع قمع کر دیا۔"

ہندوستان کے مشہور معروف لیڈر مہاتما گاندھی نے یوں لکھا ہے کہ " میں جس طرح وید کو مقدس سمجھتا ہوں اسی طرح قرآن مجید کی بھی عزت کرتا ہوں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پڑھتا ہوں بے اختیار رونا آجاتا ہے اسلام بڑی ہی خوبیوں کا مذہب ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی ایسی مثالیں ہیں جن کو بوجہ طوالت نظر انداز کرتا ہوں۔ اسلام کی بے شمار خوبیوں کو دیکھ کر ہر ایک قوم رطب اللسان ہے ؎

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز ✣ نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

مساوات کا یہ وہ عظیم الشان منظر ہے جب کہ محمود جیسا جلیل القدر بادشاہ اپنے ایک ادنیٰ غلام ایاز کے بازو کا ندھے سے کاندھا لگائے کھڑا ہے۔ دونوں اسی طرح اپنے معبود حقیقی کے آگے سر جھکاتے ہیں کوئی فرق نظر نہیں آتا کہ کون بادشاہ ہے اور کون غلام۔

ایک دفعہ ایک امیر گھرانے کی عورت چوری کے الزام میں گرفتار ہو کر بارگاہ نبوی میں آئی۔ اسامہ بن زید ... جو آپ کے چہیتے تھے چند لوگوں کی استدعا پر آپ نے بارگاہ نبوی میں اس کے چھوڑ دینے کیلئے عرض کی۔ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا خدا کے قوانین میں تم سفارش کرتے ہو۔ خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کے الزام میں گرفتار ہو کر آتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کٹوا ڈالتا۔ یہی وہ مساوات اسلام ہے جو آج تمام عالم میں مشہور ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی لڑائی میں خندق کھدوا رہے تھے آپ کے سب احباب کھود رہے تھے۔ آپ سے بھی نہ رہا گیا اور مٹی نکال کر پھینکنے لگے یہاں تک کہ مٹی کی آپ کے بدن پر تہ جم گئی۔ بدر کی لڑائی میں ہمارے سرکار کے چچا حضرت عباس بھی گرفتار ہو کر آئے۔ تمام قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا۔ بعض نیکدل انصار نے عرض کیا کہ ہم آپ کے چچا کو فدیہ معاف کر کے چھوڑ دیں حکم ہوا کہ ایک درہم بھی نہ معاف کرو میرے اچھوت بھائیو۔ یہی احکام مساوات ہیں جن کو ہم نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے آؤ وقت آگیا ہے کہ ہم گلے ملیں۔ آؤ مساوات کے انمول موتی سے اپنی گودیں بھرو چشمہ فیض محمدی سے سیراب ہو۔ آؤ آج ہی داخل اسلام ہو جاؤ۔ جو اسلام میں آگیا وہ اللہ کی پناہ میں آگیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

ایک جگہ پر مہاتما گاندھی نے اپنے اخبار ہریجن میں یوں لکھا ہے کہ میری ملاقات ایک مشہور مذہبی پروفیسر ڈاکٹر تھارمن سے ہوئی میں نے جنوبی افریقہ کی عیسائیت پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں کہا کہ حبشیوں کو عیسائیت کی بجائے اسلام کیوں عزیز ہے۔ ڈاکٹر نے کہا میں آپ کے ساتھ متفق نہیں۔ اگر عرب نہ ہوتے تو غلامی نہ ہوتی۔ مہاتما جی نے اس کی تردید یوں کی ہے کہ جب غلام اسلام قبول کرتا ہے تو اسی وقت سے اس کا درجہ اپنے آقا کے برابر ہو جاتا ہے اس کی لاکھوں مثالیں موجود ہیں۔ (پیسہ اخبار)

ترکی کی مشہور فاضلہ خالدہ ادیب خانم نے اپنا پیغام جو ایک اچھوت لیڈر مسٹر جگناتھ پرشاد کے پاس بھیجا ہے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"ہندوستانی اچھوتوں کی اصلاح اور ترقی کا مسئلہ ایک سوشیل مسئلہ ہے چونکہ ہندوستان مختلف اقوام کا ایک مشترکہ ملک ہے اس لئے مسلمان اور دیگر اقوام سب ملکر مظلوم اچھوت قوم کی امداد کریں۔ خالدہ ادیب خانم کا بیان ہے کہ اگر میں ہندوستانی ہوتی تو سب سے پہلے اس مبارک کام کو اپنے ہاتھ میں لیتی خواہ ہندوستانی بھائی میرے ساتھ شامل ہوتے یا نہ ہوتے۔ کیونکہ میرے مذہب کا بنیادی اصول یہی ہے۔ میری مذہبی تعلیم مجھے ایسا کرنے کا حکم دیتی ہے۔

اگر اچھوت آغوش اسلام میں آجائیں تو ان کے درد کا مداوا فوراً ہو جائے امید ہے کہ آخر وہ مشرف باسلام ہونگے کیونکہ اسلام کی مساوات اور ہمہ گیر اخوت انھیں کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتی"۔

دوسری جگہ معزز اخبار یوں رقمطراز ہے کہ آج سے ۳۰ سال پیشتر جہاں وسط یورپ میں صرف ۲۰ لاکھ مسلمان تھے اب ان کی تعداد ۸۵ لاکھ تک جا پہنچی ہے یورپ کے مذہبی حلقے اسلام کی اس حیرت انگیز ترقی پر حیران اور ششدر ہیں اسلام نے یورپ کی تمام اہم جماعتوں پر پہلے کی بہ نسبت بہت ہی گہرا اثر قائم کر لیا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہسپانیہ جیسے بعض ممالک میں اسلام نے اپنا اثر کھو دیا لیکن ہسپانوی قوم ایک مردہ قوم ہے اس کے بدلہ اسلام نے اپنے لئے انگلستان اور ہالینڈ میں زمین تیار کر لی ہے اور آسٹریا، اٹلی پولینڈ اور ہنگری میں تو اُس نے اپنا پورا پورا اثر جما لیا ہے۔ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اپنی زبردست روحانی قوت سے زندہ اقوام کو بتدریج فتح کر رہا ہے بہت سے یورپین صرف اسی وجہ سے مسلمان ہو گئے کہ جنگ عظیم سے بھی کئی سال کی گندی عیسائی ذہنیت اور ڈپلومیسی نے عیسائیت کے خلاف ان کے دلوں میں منافرت پیدا کر دی تھی۔ نیز مغرب کے بہت سے لوگوں نے بد اخلاقیوں اور فحش کاریوں سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم مبلغین کو امریکہ کی نسبت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ آج اسلام سیاسی طور پر کمزور ہے لیکن اپنی صداقت اور روحانی طاقت سے روز بروز بڑھ رہا ہے اگر یہی رفتار جاری رہی تو ایک دن تمام عالم پر اسلام مسلط ہوگا اس کی ترقی سے اعدائے اسلام کا منہ کالا ہوگا اور فرزندان اسلام شاداں وفرحاں ہونگے۔ مسلمانوں کو بھی اچھوتوں کی مدد کرنا ضروری ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ ناگپور میں اچھوتوں نے ڈاکٹر امبیدکار کی سالگرہ بڑے جوش کے ساتھ منائی۔ ان کو اپنا ہادی اور رہنما